خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت عارف وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور)

مدرسہ احیاء السنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۰۴۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

سختیِ راہ سے نہ ڈر ہاں اِک ذرا ہمّت تو کر
گامزن ہونا ہے مشکل راستہ مشکل نہیں
کام کر خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک
ابتدا کرنا ہے مشکل انتہا مشکل نہیں
خواجہ مجذوب رحمۃ اللہ تعالیٰ

فُغانِ مُقیم

سلسلہ مواعظِ حسنہ نمبر ۲

تعلق مع اللہ حاصل کرنے کا طریقہ

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور)

......ناشر......

مدرسہ احیاء السنۃ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۱۰۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

نام وعظ: تعلق مع اللہ حاصل کرنے کا طریقہ

نام واعظ: پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت شاہ[1] ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

تاریخ وعظ: ۲۸ ؍ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ/۲۴ ؍ فروری ۲۰۰۹ء، بروز منگل، بعد نمازِ مغرب

مقام: جامع مسجد غلہ منڈی، سِلانوالی ضلع سرگودھا

موضوع: موجودہ حالات میں اپنے گھر والوں کو فتنوں سے بچانے اور صبر و شکر کی تلقین اور تعلق مع اللہ کی دولت حاصل کرنے کا طریقہ

مرتب: خاکپائے اختر و مظہر محمد ارمغان ارمان

صفحات: ۲۴

اشاعت اوّل: محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/نومبر ۲۰۱۵ء

تعداد: بارہ سو (۱۲۰۰)

ناشر: مدرسہ احیاء السنہ O خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ، فاروقہ 40040 ضلع سرگودھا

0301 / 0335-6750208
ehyaussunnah@gmail.com
www.ehyaussunnah.blogspot.com

نگران طباعت و اشاعت
ابوحماد (قاری) محمد عبید اللہ ساجد
مہتمم مدرسہ احیاء السنہ، فاروقہ ضلع سرگودھا

خلیفہ مجاز
پیرِ طریقت عارفِ وقت
حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

[1] ''شاہ'' بمعنیٰ ''سلطان''۔

فہرست

عظمتِ تعلق مع اللہ

دامن فقر میں مِرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ درد و غم تِرا دونوں جہاں سے کم نہیں

اُن کی نظر کے حوصلے رشکِ شہانِ کائنات
وسعتِ قلبِ عاشقاں ارض و سما سے کم نہیں

پا لیا جس نے خدا کو پا لیا سارا جہاں
کون کہتا ہے کہ اہلِ دل جہاں دیدہ نہیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عرضِ مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ، اَمَّا بَعۡدُ!

عہدِ حاضر میں مغربی تہذیب نے مادّی ترقیات اور سائنسی ایجادات کے سحر میں لوگوں کو جکڑ کر رُوحانیت اور اخلاقی قدروں سے بہت دُور کر دیا ہے، اپنے گھر میں کیا ہو رہا ہے؟ اولاد کس طرف جا رہی ہے؟ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ کچھ احساس نہیں، بس پیسے کی دوڑ ہے اور یہی نئی نسلوں کو پڑھایا اور سکھایا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راحت ولذت کے تمام اسباب حاصل ہو جانے کے باوجود بے چینی اور پریشانی ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اصل دولت ''تعلق مع اللہ'' کی دولت ہے، یعنی ہمارا اپنے ربّ کے ساتھ تعلق مضبوط اور محبت اَشد ہو جائے جس نے ہمیں اس دُنیا میں ایک مقصد دے کر بھیجا ہے، وہ مقصدِ حیات کیا ہے؟ کہ لیلیٰ کو چھوڑو اور لمحاتِ حیات رضائے مولیٰ کے مطابق گزارو۔

پیشِ نظر وعظ ''تعلق مع اللہ حاصل کرنے کا طریقہ'' اسی موضوع پر مشتمل ہے جو شہر ''سِلانوالی''، ضلع سرگودھا میں غلّہ منڈی کی جامع مسجد میں ہوا، محبی و مشفقی حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم نے نہایت آسان اور مفصل انداز میں بیان فرمایا۔ وعظ کو نقل کر کے کچھ ترمیم و اضافہ اور عنوانات وحوالہ جات کے ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہم العالی کی نظرِ ثانی کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔

ربِّ کریم اپنی بارگاہ میں اس وعظ کو قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے اس کو نافع بنائے اور ہم سب کو تعلق مع اللہ کی حقیقی دولت حاصل کرنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے، آمین۔

خاکپائے اختر ومظہر
محمد ارمغان ارمان

۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بروز جمعۃ المبارک

تعلق مع اللہ حاصل کرنے کا طریقہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ!

شکر نعمت ہائے الٰہی:

شروع کرتا ہوں اُس ربِّ کریم کے نام سے جو سب سے بڑا ہے، ہماری مشکلوں کو حل کرنے والا ہے، ہمارے بیماروں کو صحت بخشنے والا ہے، ہمارے پھنسے ہوئے کاموں کو سیدھا کرنے والا ہے، ہمارے اُلجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے والا ہے۔ اللہ اپنی محبت اور معرفت سے ہمارے دِلوں کو منور فرما دے، اللہ ہمیں اپنے سے محبت کرنے والا بنا دے۔ اور کروڑوں کروڑ دُرود وسلام حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی پر کہ جن کی غلامی کا تاج آج ہمارے سروں کی زینت ہے۔

کروڑوں کروڑ بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں انسانوں میں پیدا فرمایا، کروڑوں کروڑ بار شکر ادا کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ کا کہ اُس نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا بغیر کسی درخواست کے، بغیر کسی اَپیل کے، بغیر کسی کوشش کے، بغیر کسی قربانی کے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا بنا لیا اور ہمیں خیرالاُمم (اُمتوں میں بہترین اُمت یعنی اُمتِ محمدیہ) میں پیدا فرمایا۔ اور کروڑوں کروڑ بار شکر ادا کرتا ہوں اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں علمائے حق سے جوڑ دیا، یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس نعمت کا نتیجہ جب سامنے آئے گا تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بے بہا کریں گے۔ وہ نتیجہ کب آئے گا؟

وہ نتیجہ اُس وقت آئے گا جب اس دُنیا سے تعلق ختم ہو جائے گا اور نئی دُنیا کے ساتھ تعلق جڑ جائے گا۔ جس دروازے میں سے گزر کر اس زندگی سے دوسری دائمی زندگی میں ہم جائیں گے وہ دروازہ کمال کا دروازہ ہے اور اُس دروازے سے سب نے گزرنا ہے اور اُس دروازے کا عرفِ عام میں نام ''موت'' ہے۔

موت کی یاد پر نصیحت آموز اشعار:

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفۂ اجل حضرت مجذوبؔ علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانے میں ''ڈپٹی کلکٹر'' تھے اور اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے ''اللہ والے'' بن گئے، اُنھوں نے ہمیں حقیقت کا آئینہ دِکھا کر بتایا کہ اے مسلمانو! غور سے سن لو۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہی وقت ہے، اس وقت کا ایک ایک لمحہ اگر آپ نے صحیح استعمال کیا تو اِنْ شَآءَاللہُ یہ منزل آسان ہو جائے گی۔ اور آپ نے ہمیں یہ کہہ کر یاد کرایا کہ۔

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم

مثال کیا دی؟ ''برف'' سے مثال دی کہ جیسے برف پگھل رہی ہے اور پتا نہیں چلتا، اسی طرح زندگی پگھل رہی ہے اور ہمیں احساس نہیں ہو رہا کہ کس وقت بُلاوا آجائے، کس وقت چلے جائیں؟ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، کوئی اس کی پیشگوئی نہیں کرسکتا۔

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم
سانس ہے اِک رہروِ ملکِ عدم
دفعتًہ اِک روز یہ جائے گا تھم
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی، جائے گی

روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اُمتِ محمدیہ کے لیے ''توبہ'' کے عمل میں آسانیاں:

عزیزانِ گرامی قدر، میرے دوستو، عزیزو اور بھائیو! آج آپ کے شہر ''سلانوالی'' میں اللہ تعالیٰ نے حاضری کا موقع نصیب فرمایا اور آپ لوگوں کی زیارت سے مجھے مشرف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میری اس حاضری کو اور آپ کے یہاں بیٹھنے کو قبول فرمائے (آمین)۔ تھوڑے سے وقت میں دو تین باتیں آپ سے عرض کروں گا۔

''مسلمان'' ہونا یہ اتنا بڑا اِعزاز ہے کہ میں اس کو بیان کرنے سے قاصر ہوں بس اتنا کہے دیتا ہوں کہ اس اعزاز کا راز اُس وقت کھلے گا جب ہم اِس دُنیا سے دوسری دُنیا کی طرف منتقل ہوں گے۔

علماءِ کرام سے سنا ہے کہ سابقہ اُمتوں میں یہ حکم تھا کہ کپڑا ناپاک ہو جائے تو اُس جگہ کو کاٹ دیا جائے دھونے سے پاک نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ جسم پر جہاں پیشاب کے چھینٹے پڑ جاتے تو ان کو جسم کا وہ حصہ قینچی سے کاٹ کر پھینکنا پڑتا تھا، جس نے ایسا نہ کیا اس کو قبر میں عذاب دیا گیا، کوئی شخص چھپ کر رات کو گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا جاتا کہ اس نے فلاں گناہ کیا ہے جس سے بہت رُسوائی ہوتی تھی، اپنی جان کو قتل کرنے کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی تھی[1]۔ میرے عزیز و دوستو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کی غلامی کے صدقے میں ہم سے یہ پابندیاں ہٹالیں اور صرف یہ کہا کہ بس اپنے گناہوں پر نادِم ہو جاؤ؛ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اُجالا ہو، حضر میں ہو یا سفر میں ہو، گھر میں ہو

---

(۱): انظر تحت سورة البقرة، الآية: ۲۸٦: تفسير القرطبي: ٤/٥٠٢، ٥٠٣، بيروت، تفسير الجلالين، تفسير الدر المنثور: ٣/٤٢٦-٤٢٩، القاهرة، تفسير المظهری: ١/٤٨٥، بيروت، تفسير روح المعانی: ٣/٧٠، بيروت، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، حديث: ٦٥٧، ٦٥٨، وغيرهم۔

یا باہر ہو، بس ایک لمحے کے لیے اللہ سے تعلق کو جوڑو، ایک لمحے کے لیے اپنے دل میں اللہ کو بساؤ اور اللہ سے کہہ دو کہ:

''یا اللہ! مجھ سے بہت غلطیاں ہو گئی، بہت گناہ ہو گئے، بہت سیاہ کار ہیں، تیرے محبوب کی اُمت سے ہیں، یا اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف کر دے''۔

اللہ معاف کر دیتا ہے۔ پھر گناہ ہو جاتا ہے، پھر معافی مانگتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے، پھر شرمسار ہوتا ہے کہ: ''یا اللہ! کل توبہ کی تھی آج پھر توبہ ٹوٹ گئی، میں بہت ضعیف ہوں، بہت نکما ہوں، بہت ناکارہ ہوں، اپنی رحمت میں لے لے، مجھے معاف کر دے''۔ اللہ پھر معاف کر دیتا ہے۔ سو دفعہ آپ سے گناہ ہوں تو وہ سو دفعہ معاف کرنے والا ہے، لیکن اُس سے جڑنے کا اور اس سے تعلق مضبوط کرنے کا آپ اِرادہ تو کریں۔

شانِ رحمتِ الٰہیہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں: جو بندہ میری طرف ایک قدم آتا ہے میں اُس کی طرف چار ہاتھ بڑھ کر جاتا ہوں (۱)۔

اب یہ چار ہاتھ بڑھنا کیا ہے؟ اللہ کی رحمت اپنی گود میں لے لیتی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی اللہ کی رحمت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے گناہوں پر اصرار کرے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ''غفور رحیم'' ہیں، لیکن میرے عزیز دوستو! کیا کبھی بَرنال (Burnol) کی موجودگی میں اپنے ہاتھ کو خود جلاتے ہو کہ میرے پاس بَرنال رکھی ہے، لگاؤں گا تو آرام آجائے گا؟ کیا کبھی آپ کوئی زخم اس بنیاد پر لگاتے ہو کہ میرے پاس بیٹنو ویٹ کریم (Betnovate Cream) رکھی ہے، میں مَلوں گا اور صحیح ہو جائے گا؟ نہیں! اس لیے گناہوں پر اصرار نہیں ہونا چاہیے، ان گناہوں بچو۔ اللہ چاہتا ہے کہ مجھ سے ڈر کر مجھ سے معافی مانگو، مجھ سے معافی طلب کرو، میں تمھیں معاف کر دوں۔ یہ تو شانِ کریمی کی باتیں ہیں، کہاں تک سناؤں۔

---

(۱): عن ابی هریره رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، رواه البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰه تعالیٰ و یحذّرکم اللّٰه نفسه، و مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب الحث علی ذکر اللّٰه تعالیٰ۔

محاسبۂ نفس کی تلقین:

ذرا اپنا اپنا جائزہ لیں کہ بطورِ مسلمان ہماری ذِمہ داریاں کیا ہیں؟ اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو کہاں تک نبھار ہے ہیں؟ کیا ہمیں یہ سوچنا چاہیے یا نہیں؟ کیا اس بات پر غور کرنا چاہیے یا نہیں؟ یا یہ کام صرف علماءِ کرام کے ذمہ ہے اور ہمارے ذمہ کچھ نہیں؟ ایسا نہیں ہے، ہر ایک کو اِنفرادی طور پر غور کرنا پڑے گا، سوچنا پڑے گا کہ کیا ہم اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح باخبر ہیں، کیا پوری طرح عمل پیرا ہیں، کیا ہم وہ کر رہے ہیں جو ہمیں کرنا چاہیے اور کیا ہم اُن برائیوں سے بچ رہے ہیں جن برائیوں سے بچنے کا ہمیں حکم دیا گیا۔

دَورِ فتن میں محفوظ رہنے کا طریقہ:

میرے عزیز دوستو! اس وقت فتنوں کا دَور ہے، چاروں طرف سے فتنے بارش کی طرح برس رہے ہیں؛ بے حیائی کا فتنہ، بے شرمی کا فتنہ، شہوت اور عریانی کا فتنہ، بلکہ فتنے کی بجائے میں کہوں گا کہ بے حیائی اور عریانی کا سیلاب ہے۔ لیکن اس سیلاب کو روکنے اور اس کے اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے ہماری انفرادی کوشش کیا ہے؟ ہم نے کیا کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا ہے؟ پورے معاشرے کی طرف نظر ڈالیں گے تو کام مشکل نظر آئے گا، اپنی ذات پر نظر ڈالیں گے تو کام آسان نظر آئے گا۔ اپنے عیبوں کی طرف ہم دیکھیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم میں یہ یہ عیب ہیں، اُس عیب کو دُور کرنے کی فکر کریں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ وہ دُور بھی ہوں گے۔ جب فکر ہوگی تو آپ ''رُوحانی معالج'' (شیخِ کامل) کی تلاش کریں گے، اور اگر معالج مل گیا اور اُس کے بتائے ہوئے نسخے کے مطابق عمل کر لیا تو اُن بیماریوں سے، اُن فتنوں سے، اُن خرابیوں سے اِنْ شَآءَاللّٰہ نجات بھی ملے گی۔ لیکن فکر تو ہو!

سب سے بڑا دُکھ اور سب سے بڑی فکر کی بات یہ ہے کہ ہمیں فکر نہیں ہے، ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ''ساڈا (ہمارا) معاملہ نہیں ہے گا''، حالانکہ یہ ہم سب کا معاملہ ہے۔ میرے عزیز دوستو! اپنے گرد و پیش نظر دوڑائیں، بلکہ اپنے گھر میں نظر دوڑائیں، اپنے بچوں کو دیکھیں! بچے کس طرف جا رہے ہیں؟ بچے کی سوچ کیا ہے؟ اُن کی سوچ کا رُخ دین کی

طرف کرنے کی فکر کریں۔

گھروں میں روکنے ٹوکنے کا نظام کیوں نہیں؟

میرے عزیز دوستو! وہ وقت جو بچوں کی تربیت پر خرچ ہونا چاہیے، وہ وقت جو بچوں کو سمجھانے بُجھانے پر خرچ ہونا چاہیے، وہ ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ جیسی لعنتوں پر خرچ ہو رہا ہے اور ہمیں احساس تک نہیں ہے۔ ٹی وی کے متعلق ہمارے بزرگ اور اسلاف ہمیں بتا گئے ہیں کہ یہ ٹی وی نہیں ''ٹی بی'' ہے، اس سے بچو اور اس سے بچاؤ۔

میرے عزیز دوستو! اپنے بچوں کے لباس پر نظر رکھو، اُن کی سوچ پر نظر رکھو، اُن کی چال پر اور ڈھال پر نظر رکھو۔ دیکھو! بچے کیسا لباس پہنتے ہیں، بچیاں کیسا لباس پہنتی ہیں۔ مَردوں کو حکم ہے کہ اپنے ٹخنے کھلے رکھیں اور عورتوں کو حکم ہے کہ اپنے ٹخنے ڈھانپ کر رکھیں۔ لیکن آج معاملہ اُلٹا ہے لڑکیاں ٹخنے کھول کر پھر رہی ہیں اور لڑکے ٹخنے ڈھانپ کر پھر رہے ہیں، ہمارے سامنے آتے ہیں اور ہم میں اتنی جرأت نہیں کہ اُن کو ٹوک سکیں کہ بھئی! یہ شلوار اُونچی یا پتلون اُونچی کرو۔ پتلون ایسی پہنتے ہیں جو ٹائٹ ہے Fit to body (جسم سے چپکی ہوئی)، جسم کے نشیب و فراز واضح نظر آتے ہیں، یہی حال بچیوں کا ہے۔

میرے عزیز دوستو! ہر آدمی تھوڑا سا روکنے ٹوکنے کا نظام اپنے گھر میں داخل کرے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ابھی ایسا وقت نہیں آیا کہ ہماری اولاد ہماری سنتی نہ ہو۔ آپ اُسے بٹھا کر سمجھائیں گے، سمجھ آ جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، چاہے بچی ہو چاہے بچہ ہو، لیکن محنت کی ضرورت ہے۔ ٹی وی اَداکاروں کی دوستی اور اُن سے دِلی لگاؤ کی بجائے دینی راہنماؤں سے اُن کا سلسلہ جوڑو، اللہ والوں سے اُن کا تعلق مضبوط کرو، قرآنِ کریم سے اُس کے تعلق کو مضبوط کرو، دین کی باتیں سناؤ، اپنے اسلاف کی باتیں سناؤ، اپنے بڑوں کی باتیں سناؤ، اپنی روایات کا تذکرہ کرو، اپنے اِقدار کا تذکرہ کرو، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وہ جو مغرب کی یلغار ہے وہ دَم توڑ جائے گی، لیکن کچھ کرو تو سہی۔

مغربی تہذیب کی تقلید چھوڑ کر اسلامی تہذیب اَپنایے:

اُسے بتاؤ کہ یہ پتلون جو تم نے پہنی ہوئی ہے یہ تمھارے ستر کو ڈھانپنے کی بجائے واضح کر

رہی ہے، اُسے بتاؤ کہ یہ مغرب ہمارے ایمان پر ڈاکہ مارنے کے لیے تیاریاں کر رہا ہے، ہمارے اندر سے اسلام کی رُوح کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لیے ان سے نفرت کرنا ہم اپنی سوچ کا محور بنائیں، یعنی ان کے معاشرے سے نفرت کرو، ان کے کلچر سے نفرت کرو، ان کے پہننے اوڑھنے سے نفرت کرو، ان کے کھانے پینے کے انداز سے نفرت کرو، ان کے لباس سے نفرت کرو، ان کی شکل و صورت اَپنانے سے نفرت کرو۔ اور شکل و صورت کن کی بناؤ؟ صالحین کی طرح بناؤ، صالحین کی طرح سوچو، صالحین کی طرح اعمال کرو۔ محنت کروگے تو بات بنے گی، یہ ساری ذمہ داری علمائے کرام کی نہیں ہے ہم سب کی ہے، اِنفرادی طور پر ہم سب کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کام ہمارا ہے۔

میرے عزیز دوستو! یہ تو وہ باتیں ہیں جنھیں میں آج کل اپنی بات چیت کا محور بناتا ہوں، افسوس! آج ہم ان کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔

دُنیا میں ہر اِنسان پر دو حالتیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اس مذہب کا پیروکار بنایا جو ہمیں ہر حالت میں ثواب سے نوازتا ہے۔ دُنیا میں ہر انسان پر دو حالتیں گزرتی ہیں:

① کام بندے کی مرضی کے مطابق ہو جائے، یا

② بندے کی مرضی کے خلاف ہو جائے۔

اگر بندے کی مرضی کے خلاف ہو تو ''صبر'' کرنے کی تلقین ہے، صبر پر کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝[1]

''یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اس سے بڑا کیا اجر ہوگا! اور دوسری حالت یہ ہے کہ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے تو اللہ کا شکر اَدا کرو، شکر پر کیا وعدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

---

(۱): الانفال: ٤٦۔ ترجمہ از: آسان ترجمۂ قرآن، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (۲)

''اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا''۔

تو دونوں حالتیں ہمارے لیے انعام کا ذریعہ بن گئی؛ اگر مرضی کے خلاف ہو جائے تب بھی اجر وثواب ہے، اور اگر مرضی کے مطابق ہو جائے تب بھی اجر وثواب ہے۔ تو میرے عزیز دوستو! شکر اور صبر دونوں کی عادت بناؤ۔ اگر کوئی کام مرضی کے خلاف ہو جائے سمجھو کہ ''اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہے، بس اللہ کو ایسے ہی منظور ہے، لہٰذا مجھے بھی ایسے ہی منظور ہے، میں اللہ کی مرضی پہ راضی ہوں''، عملی طور پر ایسا کرنے اور کہنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اس کا ثواب اور اللہ تعالیٰ کی معیت آپ کو حاصل ہوگی۔

''شکر'' کیسے پیدا ہوتا ہے؟ چند مثالیں:

اللہ تعالیٰ کی جو نعمت نظر آئے یا ملے اُس کا شکر کرو اور بے بہا کرو۔ ابھی فاروقہ سے آپ کے شہر کی طرف آتے ہوئے راستے میں کِنّوؤں اور مالٹے کے باغ اور اُس میں پیلے پیلے بڑے خوبصورت کِنّو لٹکے ہوئے دیکھے، سوچیے! کہ یہ کِنّو اللہ ان باغات میں لگاتا ہے اور سورج اور چاند سے اُن میں مٹھاس پیدا کرنے کا عمل چلاتا ہے، کتنی بڑی نعمت ہے؟ اور کئی خطے دنیا کے ایسے ہیں جو اس نعمت سے محروم ہیں اور آپ کے پاس بے بہا اَن گنت درخت لدے پڑے ہیں مَا شَآءَ اللّٰہ، اللہ تعالیٰ ان میں اور ترقی فرمائے (آمین)۔

تو جس نعمت کو دیکھو اُس نعمت پر شکر ادا کرو، کسی نابینا کو دیکھو تو اپنی بینائی پر اللہ کا شکر ادا کرو، کسی کو طاقت ور دیکھو تو آپ کو جو طاقت حاصل ہے اُس پر شکر ادا کرو، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو ایمان حاصل ہے اُس ایمان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، ایمان میں پختگی آئے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جو خوش خبریاں سنائیں کہ تمھیں اس عمل پر یہ ملے گا، یہ جزا ملے گی، یہ یقین پختہ کرنے کی باتیں ہیں، اور یقین پختہ ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وہ نعمتیں حسی طور پر ہمیں نظر آئیں گی۔

---

(۱): ابرٰھیم: ۷۔

”اللہ والا“ بننے کے لیے تین کام:

میرے عزیز دوستو! اب تین کام کرنے کے بتاتا ہوں، اگر ان پر عمل کرو گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْعَزِیْز اللہ والے بن جاؤ گے، تعلق مع اللہ کی دولت حاصل ہوجائے گی۔ وہ یہ ہیں:

۱......اہل اللہ کی مصاحبت:

ایک تو ”اللہ والوں کی صحبت“ اختیار کرو، ان کے پاس بیٹھو، علمائے کرام کی خدمت کرو، ان کے پاس بیٹھو، ان کے پاس بیٹھو گے تو کچھ نہ کچھ لے کر جاؤ گے، علماء کی عظمت کا اقرار کرو گے تو کچھ نہ کچھ ملے گا، کچھ نہ ملے گا تو رُوح کی غذا ملے گی، اور رُوح کی غذا ایسی غذا ہے جو تمھارے ایمان کو قوت اور طاقت بخشتی ہے۔ تو جہاں جسم کی خوراک اور غذا کے لیے فکر مند ہوتے ہیں وہاں رُوح کی غذا کے لیے فکر مند ہونا بھی ضروری ہے۔ اس روح کو طاقت ور بنانے کے لیے ”صحبتِ اہل اللہ“ بہت ضروری ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے اہلِ حق کی خانقاہیں موجود ہیں۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ دیوبند کے مدرسے کا فیض سِلا نوالی اور ہر شہر میں چمکتا دَمکتا نظر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے فیض یاب ہونے کی فکر اور کوشش نصیب فرمائے (آمین)۔

تہجد پڑھنے کا آسان طریقہ:

عام لوگوں کے لیے ایک عمل بتاتا ہوں کہ تھوڑا سا کام کر کے اپنے کھاتہ نامۂ اعمال میں زیادہ سے زیادہ ثواب لکھواؤ، وہ یہ کہ جو تہجد کی نماز سے محروم ہیں، جو تہجد نہیں پڑھتے یا جو تہجد نہیں پڑھ سکتے اور چاہتے ہیں کہ ان کا نام شب بیداروں میں لکھا جائے، چاہتے ہیں کہ ان کا نام تہجد گزاروں میں لکھا جائے، اُن کے لیے مشورہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سُنّتوں اور وِتروں کے درمیان جو دو نفل ہم پڑھتے ہیں، دو کی بجائے چار، چھ، آٹھ نفل تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ تہجد گزاروں میں لکھے جائیں گے، شب بیداروں میں شمار ہوگا اور وہ تمام پروٹوکول جو تہجد گزاروں کو ملتا ہے وہ رات کو جاگے بغیر آپ کو عشاء کی نماز میں مل جائے گا۔

اور یہ بات میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا، فتاویٰ شامی (۱) میں لکھی ہوئی ہے، کسی کو شبہ ہو مولانا تشریف فرما ہیں یہ آپ کو بتادیں گے کہاں لکھی ہے۔ اگر چھ، آٹھ نفل رکعتیں نہیں پڑھ سکتے چار پڑھ لیا کرو، چار بھی نہیں پڑھ سکتے تو جو دو پڑھتے ہو اُسی میں تہجد کی نیت کرلیا کرو، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تہجد کا ثواب ملے گا۔

۲......ذکر اللہ پر مداومت:

دوسری بات دِل کی منجھائی اور رَگڑائی کے لیے، رُوح کی تازگی کے لیے، رُوح کی طاقت کے لیے، رُوح کو مَلٹی وٹامن سیرپ (Multi Vitamin Sirup) پلانے کے لیے ''ذکر'' کی درخواست کروں گا کہ جہاں آپ نماز پڑھنے آتے ہیں وہاں دس منٹ، پندرہ منٹ اللہ کا ذکر خاموشی سے کونے میں بیٹھ کر کرلیا کریں، گھر میں بیٹھ کرلیا کریں، دُکان میں بیٹھ کرلیا کریں، بس ایک ذکر کی مجلس کیا کرو۔

ذکر کا فائدہ ایک مثال سے:

اور ذکر سے ہوتا کیا ہے؟ ذکر سے یہ ہوتا ہے کہ جس کا نام لیتے ہیں وہ سامنے آجاتا ہے۔ ایک مثال سے سمجھو! میں نام لے رہا ہوں ''رِکنّو'' کا، میرے آپ کے ذہن میں رِکنّو آیا؟ آگیا؛ رِکنّو کا رَو (جُوس) بھی آگیا، رِکنّو کا ذائقہ بھی آپ کی زبان میں محسوس ہورہا ہے کہ رِکنّو کا ذائقہ یہ ہے۔ اب اسے ہٹادو۔ اب آم کے بارے میں سوچو! نام لو''آم''، آم کی شکل آپ کے سامنے آگئی، ذائقہ سامنے آگیا، موسم سامنے آگیا کہ کس موسم میں آتا ہے، سب آم کے کوائف آم کے نام لینے سے آپ کے ذہن میں سامنے آگئے۔

تو بندہ اللہ کا نام لے تو کیا اللہ سامنے نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا؛ اس کی تجلیات آئیں گی، اس کی صفات سامنے آئیں گی، اس کی قدرتِ کاملہ سامنے آئے گی، اس کی قدرتِ قاہرہ سامنے آئے

---

(۱): انظر: ردّ المحتار علی الدر المختار: ۲/۴٦۷، کتاب الصلوٰة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاة اللیل، الریاض۔

گی، اس کی رحمت سامنے آئے گی، اس کا غضب سامنے آئے گا۔ جب اللہ کا نام لو، تو اس کا اِسم اس کے مُسمّٰی تک پہنچا دیتا ہے۔ میں نے ابھی آپ کو مثالیں دے کر بتایا کہ بھئی ذکر تھوڑا سا کر لیا کرو، ذکر سے یہ ہوگا کہ دل کی رَگڑائی، دل کی منجھائی، دل کی آلودگیاں، آلائشیں سب صاف ہو جائیں گی اور پاک و صاف دل ہو جائے گا اور پاک و صاف دل میں اللہ اپنا ٹھکانہ بنالیں گے۔

خونِ تمنّا سے قُربِ مولیٰ ملتا ہے:

میرے پیر و مرشد عارف باللہ حضرتِ اقدس شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم (اب رحمہ اللہ تعالیٰ ہو گئے) فرماتے ہیں کہ تم ناجائز تمناؤں کا خون کرو۔ ناجائز تمنا کیا ہے؟ کہ اس پر میرا دل آ رہا ہے یہ مجھے مل جائے، یہ ناجائز تمنا ہے، بیوی کے ہوتے ہوئے کسی غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا ناجائز تمنا ہے۔ کسی کی کوٹھی بن رہی ہے، آپ کا دل یہ چاہے اسے کوٹھی نہ ملے مجھے مل جائے، یہ ناجائز تمنا ہے۔ ان ناجائز تمناؤں اور ناجائز خواہشوں کا گلا گھونٹو گے، انھیں ذبح کرو گے، انھیں توڑو گے تو دل ٹوٹے گا، اور دل ٹوٹ جائے تو اللہ کا مسکن بن جاتا ہے، ٹوٹے ہوئے دل میں اللہ اپنا ڈیرہ ڈال دیتا ہے۔

''مسلمان'' کون ہے؟

میرے عزیز دوستو! مسلمان تو ایسا پاک و صاف اور ستھرا آدمی ہے کہ جو کسی کے مال پر حسد نہیں کرتا، کسی کو حسد سے نہیں دیکھتا، اس لیے کہ اسے خوف ہوتا ہے کہ میں حسد کروں گا تو میری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ چغلی نہیں کرتا، اس لیے کہ وہ کہے گا جس زبان سے اللہ کا نام لیتا ہوں اُسی زبان سے چغلی کروں؟ کوئی مسلمان گالی نہیں دیتا، وہ سوچ لیتا ہے اسی زبان سے اللہ کا کلام پڑھتا ہوں اور اسی زبان سے گالی دوں، یہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہم میں کمی ہے کہ ہم گالیاں بھی دیتے ہیں، چغلیاں بھی کرتے ہیں، غیبت بھی کرتے ہیں، اس لیے کہ ہمارے ایمان میں کمزوری ہے کہ ہم اللہ کو جانتے ہیں مانتے نہیں کہ اللہ ہمارے سامنے ہے، اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، اللہ ہمارے ہر عمل کو یہاں تک کہ ہمارے دماغ میں اُٹھنے والے خیالات تک کو جانتا ہے۔

ذکر کی مقدار اور اُس کی تاثیر:

میرے عزیز دوستو! اللہ کا نام لو گے تو اللہ کی صفات تمھارا گھیراؤ کریں گی، اللہ کا نام لینے کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی رحمت کی چادر میں لے لے گا۔ تو بھائی ایک درخواست میری یہ ہے کہ کسی وقت جب فرصت ملے ایک وقت مقرر کرلو، ایک تسبیح "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کی پڑھ لو اور ایک تسبیح "اَللّٰه اَللّٰه" کی پڑھ لو، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اس کی برکتیں آپ کو کھلی آنکھوں سے اگلے ہی لمحے محسوس نہ ہوں تو کہنا کہ کس آدمی نے کیا بات بتائی۔ یہ باتیں جو میں نے بتائی ہیں اپنے پاس سے نہیں بتائی، قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائی ہیں، کوئی بات قرآن وحدیث سے باہر نہیں ہے[1]۔

وقت ہو تو دو تسبیح پڑھ لو، اس سے زیادہ وقت ہو، ریٹائرڈ آدمی ہے تو تین تسبیح پڑھ لے، لیکن تین سے زیادہ نہ پڑھے۔ سَر میں درد ہونے لگے تو چھوڑ دے، اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالے، جب تک راحت ہو، فرحت محسوس ہو، کرو۔

اللہ کا نام لو گے تو اللہ کی محبت نصیب ہوگی، اللہ کی معیّت نصیب ہوگی۔ اور میرے عزیز دوستو! بعض اوقات ایسی بھی سٹیج (Stage، مقام) آجائے گی کہ "اَللّٰه، اَللّٰه" کہو گے، اللہ تمھیں اپنے اِردگرد اپنی تجلیات کے ساتھ محسوس ہوگا کہ اللہ میرے قریب ہے، اور بندہ کہے گا ؎

دِل مرا ہو جائے اک میدانِ ھُو
تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو

غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر
تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جدھر

تجھ سے دَم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر وفکر سے فرصت نہ ہو

سبزی تول رہا ہے اللہ سامنے ہے، کپڑا ناپ رہا ہے اللہ سامنے ہے، سونے کا زیور بنا رہا ہے

---

(۱): "معمولاتِ صبح وشام" کتابچہ خانقاہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اللہ سامنے ہے، بس ؏

تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو ہو تُو ہی تُو

اور ؎

دل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

سب کہہ دو آمین۔

”اللہ والا“ بننے کے لیے اللہ والوں سے جڑو:

اللہ کو اپنا بنالو! تم اللہ کے بنو گے اللہ تمھارا بن جائے گا، تم اللہ کو چاہو گے اللہ تمھیں چاہے گا، تم اللہ کی طرف ایک قدم بڑھاؤ گے اللہ تمھاری طرف چار ہاتھ بڑھ کر آئے گا۔ کیسی پریشانیاں، کیسا دُکھ، کیسی بیماریاں؟ جس کے ساتھ اللہ ہو اس کے نزدیک یہ دُکھ، یہ بیماریاں اور یہ پریشانیاں پھٹک نہیں سکتی۔ لیکن ہم اللہ کو بھول جائیں اور شیطان اور نفس کے گرداب (چکر) میں آجائیں، اس کے جال میں پھنس جائیں تو پھر یہ پریشانیاں بھی ہوں گی، دُکھ بھی ہوں گے، سب کچھ ہوگا۔ اللہ سے رشتہ جوڑو، اللہ سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرو۔

اس کام کے لیے یہ مشائخ حضرات کا ایک سلسلہ شروع سے چلا آرہا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہُ رہتی دُنیا تک جاری رہے گا، ان کے دامن کے ساتھ جڑ جاؤ، ان کو اپنا بناؤ گے تو اللہ کو اپنا بنالو گے۔

حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقامِ فنا فی الشیخ:

ایک بات یاد آگئی کہ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے ایک خلیفۂ اجل حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت تھانوی سے کہا: اے میرے پیر و مرشد! مجھے ایک کروڑ سال اللہ زندگی دے اور میں ساری زندگی اللہ کے شکر میں گزار دوں کہ اس نے آپ جیسے مرشد کو مجھے عطا کیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حق ادا نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے یہ کہے کہ ایک طرف جنت ہے اور ایک طرف حضرت تھانوی کی مجلس ہے، کہاں جانا پسند کرو گے؟ تو میں کہوں گا کہ میں حضرت تھانوی کی مجلس

میں جانا چاہتا ہوں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے دو تین منٹ سوچا اور کہا کہ تمھیں ایسا ہی سوچنا چاہیے تھا۔

یہاں مقابلہ ''جنت'' کا اور ''خالقِ جنت'' کا ہے۔ یہ پیر اور اللہ والوں کے ساتھ جو تعلق ہے وہ اللہ سے تعلق کو جوڑنے والا ہے، وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے، اس لیے یہ افضل ہے اور جنت افضل نہیں ہے غیر افضل ہے۔ اللہ جہاں سے ملتا ہو وہ دُکان اچھی، یا جنت جہاں سے ملتی ہو وہ اچھی؟ وہ دُکان اچھی جہاں سے خالقِ جنت ملے اس مقابلے میں جہاں جنت ملتی ہو، کیونکہ جنت مخلوق ہے اور خالقِ جنت ''اللہ'' ہے۔

میرے عزیز دوستو! اللہ والوں سے جڑوگے تو اللہ ملے گا، اللہ سے تعلق مضبوط ہو جائے گا۔ اس وقت ہماری حالت یہ ہے کہ کبھی ہم یوں ہو جاتے ہیں اور کبھی یوں، اور اللہ سے تعلق مضبوط نہیں ہوتا۔ اللہ سے تعلق مضبوط ہو تو رُوحانی طاقت اُبھر کر آتی ہے، شکل بدل دیتی ہے، لباس بدل دیتی ہے، سوچ کا انداز بدل دیتی ہے۔ میرے عزیز دوستو! اللہ کی محبت آ جائے تو چہرہ نورانی ہو جاتا ہے، سوچ نورانی ہو جاتی ہے، قلب نورانی ہو جاتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جڑ کر تو دیکھو! اور جڑنے کا طریقہ میں نے بتایا کہ اللہ والوں سے جڑو۔

۳ ...... طریقِ سنت پر مواظبت:

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے طریقوں کے ساتھ جڑ جاؤ، حضور نبی کریم ﷺ کے احکامات کی تابعداری کرو؛ جو حضور ﷺ نے کہا وہ کرو، جس کام سے حضور ﷺ نے روکا رُک جاؤ۔ حضور ﷺ کی سنتوں کو اپناؤ، اپنی زندگی کو سنتوں سے سجاؤ۔ کھانے کی یہ سنت، پینے کی یہ سنت، مسجد میں داخل ہونے کی یہ سنت، مسجد سے نکلنے کی یہ سنت، رکوع کی یہ سنتیں، قیام کی یہ سنتیں، سجدے کی یہ سنتیں، قعدے کی سنتیں، جلسے کی سنتیں، قومے کی سنتیں، سب سنتیں یاد کرو اور انھیں اپنی زندگی میں لاؤ[1]۔

---

(۱): اس کے لیے ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں'' کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا جو خانقاہ سے بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

بچے کی شادی ہے، کیسے کریں؟ حضور ﷺ کی سنت کو دیکھو، ہندو کی ثقافت کو مت اپناؤ، اسے ٹھوکر مار دو۔ بچے کا عقیقہ کرنا ہے، کیسے کرنا ہے؟ حضور ﷺ کی سنت کو دیکھو۔ جو بھی کام کرنا ہے حضور ﷺ کی سنت دیکھو؛ خوشی ہے تب حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق، مرنا ہے تب حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق، مرنے کے بعد کے اعمال حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق۔ دوسرا طریقہ اللہ سے جڑنے کا اللہ سے تعلق کو مضبوط کرنے کا یہ ہے کہ اپنے تعلق کو حضور ﷺ کے تعلق سے جوڑلو اور حضور ﷺ کی ایک ایک سنت کو اپنے سر کے تاج کی زینت بناؤ، اپنے اعمال کو سنتوں سے سجاؤ، اپنی نماز کو سنتوں سے سجاؤ۔

درُود وسلام کی کثرت کیجیے:

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے اور ''صلوٰۃ وسلام'' کثرت سے پڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اسی بات پر سب درُود شریف پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

حضور ﷺ کے ساتھ تعلق مضبوط ہو جائے گا درُود وسلام کثرت سے پڑھو۔ کتنا پڑھو؟ اتنا پڑھو کہ پڑھتے چلے جاؤ۔

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک بزرگ کے خواب میں آئے، فرمایا کہ: ''اشرف علی کو میرا سلام پہنچادو''۔ جب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ مُژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور پھر دن بھر کے سارے معمولات ملتوی کر دیے اور دن بھر درُود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

دوستو! یہ درُود شریف تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

ابھی آپ کو نام کی مثال دی کہ نام ایسے لینے سے دماغ میں وہ سب سامنے آجاتا ہے، اسی طرح حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو گے تو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت جو دل میں سوگئی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ ختم ہوگئی، میں کہتا ہوں ہمارے دل میں محبت تو ہے لیکن سوئی ہوئی ہے اس کو جگانی چاہیے، اس

لیے درُود و سلام کثرت سے پڑھو۔

حضور ﷺ کی محبت آجائے گی تو حضور ﷺ کی سنتوں سے پیار آئے گا، تمھیں چہرہ سجانے کی توفیق آجائے گی، یہ چہرہ سج جائے گا، ایسا بن جائے گا جیسا حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔ لباس پر نظر پڑے گی تو حضور ﷺ کے لباس کو دیکھو گے کہ میرا لباس میرے جسم کا ستر ڈھانپنے والا بن جائے، جسم کو نمایاں کرنے والا نہ بنے۔ جب حضور ﷺ کی محبت بڑھے گی اور حضور ﷺ سے تعلق مضبوط ہوگا تو بیٹی اگر بے پردہ گھر سے نکلے گی تو ٹوکو گے کہ بیٹی پردہ تیرے اُوپر فرض ہے۔ بیٹی اگر مختصر لباس پہنے گی، کم کپڑے والا لباس پہنے گی، تو اسے کہو گے کہ بیٹی! پیسے بہت ہیں، میں کپڑا پورا لا کر دیتا ہوں، چھوٹا لباس کیوں بناتی ہو؟ پورا لباس پہنو۔

''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' دونوں کام ضروری ہیں:

جو چیز مزاج کے خلاف ہوگی، حضور ﷺ کی سنتوں کے خلاف ہوگی، تمھارے اندر ٹوکنے کا جذبہ بڑھے گا، بُرائی سے روکو گے کہ یہ بُرائی ہے اس کو چھوڑ دو۔

میرے عزیز دوستو! صرف ''اَمر بالمعروف'' کافی نہیں ہے، ''نہی عن المنکر'' کا بھی کام ہونا چاہیے اور جماعتی طور پر ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ جو کچھ کہا ہے، سنا ہے اللہ اسے قبول فرمائے (آمین)۔

دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

یا اللہ! یہ دینی ادارے جو یہاں چل رہے ہیں، یہاں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں، پورے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں جس انداز میں دین کا کام ہو رہا ہے یا اللہ! اپنی رحمت سے سب کو کامل قبول فرمالے۔ اور یا اللہ! ان کے منتظمین اور مہتمم حضرات کو یا اللہ! اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمادے۔ یا اللہ! یہ اخلاق کے چشمے بن جائیں، یہ نیک اعمال کے چشمے بن جائیں، یہاں

سے سنتوں کا چشمہ جاری ہوجائے، یااللہ! یہاں سے سنتوں پر عمل کا چشمہ جاری ہوجائے، یااللہ! اذان کی سنتوں کو سیکھنے والے بن جائیں، اقامت کی سنتوں کو سیکھنے والے بن جائیں، کھانے پینے کی سنتیں سیکھنے والے بن جائیں، سنتوں سے اس درجہ پیار ہوجائے کہ کھانا بھی سنت کے مطابق، پینا بھی سنت کے مطابق اور ہمارے سب اعمال سنت کے مطابق ہوجائیں۔ یااللہ! جو کچھ سنا ہے اسے سننے تک محدود نہ فرما، یااللہ! ان باتوں کو ہمارے دلوں میں اُتار دے اور یااللہ ہمیں عمل کرنے والا بنادے، سننے والا کافی نہیں عمل کرنے والا بنادے۔ یااللہ! اُمتِ مسلمہ پر رحم فرما، اس امت مسلمہ کو غالب فرما، یااللہ! کافروں کو، مشرکوں کو، منافقوں کو یااللہ! مغلوب فرمادے، ان کی سازشیں جو اسلام کے خلاف ہیں، جو مسلمانوں کے خلاف ہیں، یااللہ! ان کی سازشوں کو انھیں پر لوٹادے۔ یااللہ! ہماری اصلاح فرما، ہماری اولاد کی اصلاح فرما، یااللہ! ہمارے اہل وعیال کی اصلاح فرما، یااللہ! ہمیں اصلاح کی فکر نصیب فرما۔ یااللہ! ہم بیمار ہیں تو ڈاکٹر کی طرف رجوع کرلیتے ہیں، لیکن رُوح کی بیماریاں ہمیں لاپروار کھتی ہیں، اس کا معالج تلاش کرنے کی فکر نہیں کرتے، یااللہ! یہ فکر نصیب فرمادے۔ یااللہ! ہماری حاضری کو قبول فرما، میرے بولنے آپ کے سننے، میرے آنے آپ کے بیٹھنے کو اللہ تعالیٰ کامل قبول فرمالے، جو کچھ کہا ہے، سنا ہے اللہ اس پر عمل کی توفیق دے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

……★……

ظلمت معصیت وانوار اطاعت

پوچھے نہ کوئی اُف دل برباد کا عالم — جیسے کہ جہنم میں ہو جلاد کا عالم
واللہ کہوں کیا دل آباد کا عالم — جنت کی بھی جنت ہے تری یاد کا عالم

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اِصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا مانگو:

''اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں، میں فرماں برداری کا اِرادہ کرتا ہوں مگر میرے اِرادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے اِرادے سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اِصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی، آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اِصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے۔ میرا قلب ضعیف ہے، گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرالوں گا''۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اِقرار، اپنی اِصلاح کی دُعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو، صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کرلیا کرو۔ لو بھائی! دوا بھی مت پیو، بدپرہیزی بھی مت چھوڑو، صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کرلیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا انتظام ہوجائے گا کہ ہمت بھی قوی ہوجائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دُشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہوجائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

......★......

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ دستور العمل جو دِل پر سے پردے اُٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا، دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا، تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو، اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کرلیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے، اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کیا کرو:

''اے نفس! ایک دن دُنیا سے جانا ہے، موت بھی آنے والی ہے، اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رَہ جائے گا، بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوجائے تو بخشا جائے گا، اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے، اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مَرنے کے بعد تو اُس کی تمنّا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کرلوں جس سے مغفرت ہوجائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے''۔

......★......

فکرِ دنیا تجھ کو صبح و شام ہے
اس سے غفلت ہے جو اصلی کام ہے
کچھ دنوں سہہ لے مشقّت دین کی
پھر تو بس آرام ہی آرام ہے
خواجہ مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ احیاء السنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۰۴۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208